QUARTERLY

Apr-Jun

BASHARAT

2020

Edition No. 2

وَاَمۡرُھُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَھُمۡ

نظام شوریٰ جو اہمیت رکھتا ہے یاد رکھیں یہ نظام خلافت کے ساتھ وابستہ رہ کر اہمیت رکھتا ہے اگر اس نظام کو آپ نے خلافت کے نظام سے الگ کر دیا اور بے تعلق کر کے اس سے استفادے کی کوشش کی تو یہ فائدے کی بجائے آپ کی ہلاکت کا موجب بھی بن سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

سہ ماہی نامہ

2020

بشارت

اپریل-جون

شمارہ نمبر 2

BASHARAT

Quarterly | Edition No. 2 | Apr-Jun 2020

Inhaltsverzeichnis — فہرست

Deutsch	Seite	اردو
Das Wort Gottes	03	کلام اللہ
Das Wort des Heiligen Propheten Muhammads	04	کلام الرّسول ﷺ
Das Wort des Imams	05	کلام الامام
	06	نمائندگان شوریٰ کے فرائض
	07	نظام شوریٰ اور خلافت (امتل متین، سالزبرگ)
Das System der beratenden Versammlung (Schura) und das Kalifat (Amtul Mateen, Salzburg)	10	
	13	خبرنامہ
Kinderwelt	14	بچوں کی دُنیا

Editorial Team

- Chief Editor & Manager
  Nabeel Ahmed (Missionary)
- Assistant Manager
  Waseem Ahmad
- Deutsch Editor
  Rastagar Munir
- Urdu Editor
  Waseem Ahmad

Contact

- Address:
  Lindenweg 1, 2201 Gerasdorf bei Wien
- Contact No:
  +43 (0) 664 564 7146
- Email:
  office@ahmadiyya.at
- Website:
  www.ahmadiyya.at

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT
ÖSTERREICH

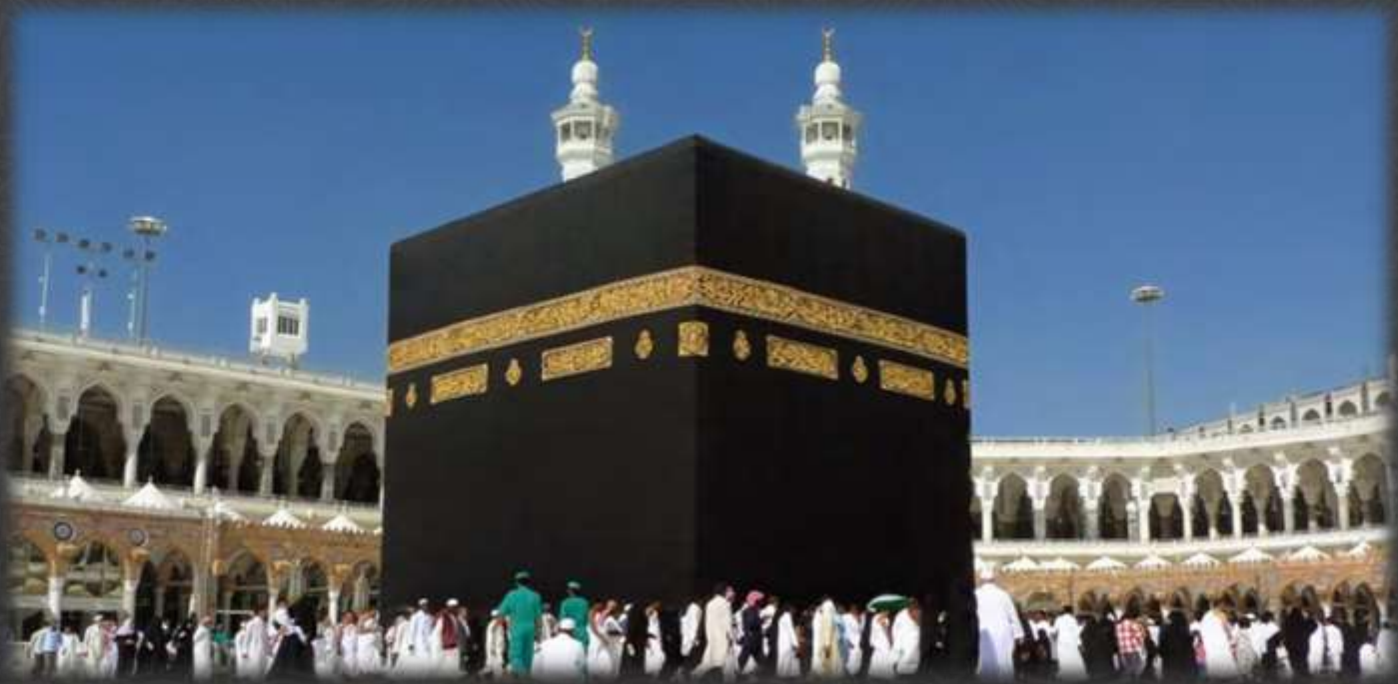

کلام اللہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَ الَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّہِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَمۡرُہُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَہُمۡ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ

ترجمہ: اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔(الشوریٰ:39)

Das Wort Gottes

Allah der Erhabene sagt im Heiligen Qur'an:

Und wer dem Ruf dem Herrn folgend das Gebet verrichtet und ihre Geheiße werden durch gegenseite Beratschlagung beschlossen und die spenden von dem, was Wir ihnen gaben, (Asch-Shura Vers 39)

کلام الرّسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:۔

کہ جب آیت شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری اُمّت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد و ہدایت سے محروم نہیں رہے گا۔(شعب الایمان للبھیقی جلد 6 صفحہ 76)

Das Wort des Heiligen Propheten Muhammads

Das Wort des Gesandten (Frieden und Segnungen Allahs seien auf ihm)

von Hadhrat Ibn Abbas (Friede sei auf ihm) wird berichtet, dass der Heilige Prophet (saw) bei der Offenbarung des Verses šawir hum fi al-amr sagte, dass auch wenn Allah und Sein Gesandter (saw) hiervon angereichert sind, doch Allah hat es zum Mittel der Gnade gemacht. Wer sich also beratschlagen wird, der wird niemals dem rechten Weg und der Rechtleitung entbehrt werden. (Sha'b al Iman Al-Bahqi, Band 6, Seite 76)

کلام الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہیں لیتے۔ مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے۔ اس پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسروں کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکیدی ہو سکتا ہے۔ جو اللہ کا رسول نہیں ہے خود جس کو اللہ تعالیٰ براہ راست بھی ہدایت دیتا ہے، ایسا شخص کیسے مشورہ سے احتراز کر سکتا ہے۔ آج کل لوگوں کا حال یہ ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے ہیں یا پوچھتے ہیں تو پھر مانتے نہیں۔ یہ بات میرے تجربے میں بھی آئی ہے۔ یہ نامناسب حرکت ہے یا تو مشورہ لیا ہی نہ کریں لیکن جب مشورہ لیا کریں تو اس کو قبول کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا” تو پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہیں۔ ایسوں کے حالات سے زیادہ تر وہ لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عبرت حاصل کریں۔“(ملفوظات جلد 5 ص 532)

Das Wort des Imams

Der Verheißene Messiahs (as) sagte einst:

Es ist bedauerlich, dass manche Leute sich zuerst nicht beratschlagen lassen. Ein Rat ist etwas sehr gesegnetes. Daraufhin äußerte Hadhrat Maulvi Nuruddin Sahib (rdh), dass im edlen Qur'an Allah selbst dem eigenen Gesandten den Befehl erteilt, Ratschläge zu geben, wie sehr bedeutsamer kann dieser Befehl dann für andere sein. Wer kein Gesandter Gottes ist, wer durch Gott unmittelbare Rechtleitung findet, wie kann ein solcher Mensch auf Ratschläge verzichten? Heutzutage schaut der Zustand der Menschen so aus, dass sie entweder Ratschläge ersuchen, oder dass sie zwar Rat ersuchen, diesem aber keine Folge leisten. Dies konnte auch ich erfahren. Dieser Akt ist ungeziemend; entweder sollte man gar keinen Rat ersuchen, oder doch wenn Sie einen Rat ersuchen, ist dessen Befolgung für Sie notwendig. Seine Heiligkeit sagte "Solch ein Akt hat für die Menschen die Strafe zur Folge. Von den Zuständen solcher konnen diejenigen profitieren, welche sich admonieren lassen". (Malfuzat Band 5, Seite 532)

نمائندگان شوریٰ کے فرائض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔”میں نمائندگان سے ... چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ شوریٰ کی نمائندگی ایک سال کے لئے ہوتی ہے۔ یعنی جب شوریٰ کا نمائندہ منتخب کیا جاتا ہے تو اس کی نمائندگی اگلی شوریٰ تک چلتی ہے جب تک نیا انتخاب نہیں ہو جاتا۔ صرف تین دن یا دو دن کے اجلاس کے لئے نہیں ہوتی۔ شوریٰ کے نمائندگان کے بعض کام مستقل نوعیت کے اور عہدیداران جماعت کے معاون کی حیثیت سے کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے مستقلاً اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

تو...جماعت کو اپنے نمائندے ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جو ان کے نزدیک ایک تو سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوں۔ ہر میدان میں ہر ایک ماہر نہیں ہوتا، کوئی کسی معاملے میں زیادہ صائب رائے رکھنے والا ہوتا ہے یا مشورہ دے سکتا ہے، کوئی کسی معاملے میں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ عبادت گزار ہونا چاہئے اور حقیقی عبادت گزار ہمیشہ تقویٰ پر قدم مارنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرے اور جہاں قرآن اور سنت کے مطابق واضح ہدایات نہ ملتی ہوں وہاں وہ اپنی سمجھ اور علم کو خدا سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے استعمال کرنے کی کوشش

کرتا ہے تو کہنے کا یہ مطلب ہے کہ جب نمائندگان کو افراد جماعت اس حسن ظنی کے ساتھ منتخب کرتے ہیں تو جو نمائندگان شوریٰ ہیں ان پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اس ذمہ داری کو ادا کریں۔“

(خطبہ جمعہ 24مارچ2006ء)

شوریٰ کے فوائد

1 کئی نئی تجاویز سوجھ جاتی ہیں۔

2 مقابلہ کا خیال نہیں ہوتا اس لیے لوگ صحیح رائے قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

3 یہ بھی فائدہ ہے کہ باتوں باتوں میں کئی باتیں اور طریق معلوم ہو جاتے ہیں۔

نظام شوریٰ اور خلافت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَ الَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّہِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ۪ وَ اَمۡرُہُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَہُمۡ ۪ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ

ترجمہ: اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔ (الشوریٰ:39)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب شَاوِرۡھُمۡ فِی الۡاَمۡرِ کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری امت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد و ہدایت سے محروم نہیں رہے گا۔ اور جو مشورہ ترک کرے گا وہ ذلت سے نہ بچ سکے گا۔

(شعب الایمان۔ لام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی۔ ص 77-76 روایت نمبر 7542)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ اپنے اصحاب سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا۔

(سنن الترمذی ابواب فضائل الجہاد۔ باب ماجاء فی المشورۃ)

شوریٰ کا مقام

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

میرا مذہب ہے لَاخِلَافَۃَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَۃِ خلافت جائز ہی نہیں جب تک اس میں شوریٰ نہ ہو۔(منصب خلافت۔انوار العلوم جلد 2 صفحہ 25)

آج بے شک ہماری مجلس شوریٰ دنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہوگا جو اس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہوگا۔ کیونکہ اس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ بھی اس پر فخر کرتا اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اس پر فخر کریں۔(رپورٹ مجلس مشاورت 1928 صفحہ 15)

جماعت احمدیہ میں مجلس شوریٰ کا قیام

جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ 15۔16 اپریل 1922 کو تعلیم الاسلام ہائی سکول (قادیان) کے ہال میں منعقد ہوئی اور اس میں 52 بیرونی اور 30 مرکزی نمائندوں نے شرکت کی۔ ہال کی شمالی جانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی میز اور کرسی تھی اور سامنے نصف دائرہ کی شکل میں نمائندے کرسیوں پر بیٹھے تھے ساڑھے نو بجے صبح کے قریب حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی جو بارہ بجے تک جاری رہی یہ چونکہ اپنی نوعیت کی پہلی مجلس شوریٰ تھی۔اس لیے حضور نے تفصیل کے ساتھ اس کی ضرورت واہمیت اور اسکے طریق کار پر روشنی ڈالی اور نمائندگان کو متعدد اہم ہدایات دیں جو ہمیشہ کے لیے مشعل راہ ہیں۔(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 296)

مشورہ لینا خلیفہ کا حق ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

مشورہ لینے کا حق (دین حق) نے نبی کو اور اس کی نیابت میں خلیفہ کو دیا ہے مگر یہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ نبی یا خلیفہ کے سامنے تجاویز پیش کرنے کا حق دوسروں کے لیے رکھا گیا ہے۔ کوئی ایسی مثال نہیں مل سکتی کہ کسی نے اپنی طرف سے رسول کریم کے سامنے تجویز پیش کی ہو اور اسے اپنا حق سمجھا ہو۔(رپورٹ مجلس مشاورت 1930 صفحہ 7)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

شوریٰ کا نظام، نظام خلافت کے بعد سب سے زیادہ اہم نظام ہے یہ وہ نظام ہے جس کا نبوت سے بھی تعلق ہے اور نبوت کے بعد خلافت سے بھی تعلق ہے۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 نومبر 1993ء)

”نظام شوریٰ جو اہمیت رکھتا ہے یاد رکھیں یہ نظام خلافت کے ساتھ وابستہ رہ کر اہمیت رکھتا ہے اگر اس نظام کو آپ نے خلافت کے نظام سے الگ کر دیا اور بے تعلق کر کے اس سے استفادے کی کوشش کی تو یہ فائدے کی بجائے آپ کی ہلاکت کا موجب بھی بن سکتا ہے۔ یہ شوریٰ پھر جماعت میں انتشار پیدا کر دے گی اور طرح طرح کے وساوس جماعت کے نظام میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ پس خدام الاحمدیہ پاکستان کی شوریٰ ہو یا دنیا میں کہیں اور شوریٰ منعقد ہو رہی ہو یا آئندہ ہو ان سب کو میری ایک ہی نصیحت ہے کہ شوریٰ کی روح کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ اگر

آپ مجالس شوریٰ کو نظام خلافت سے وابستہ رکھیں گے اور ایک ہی وجود کے دو اجزاء کے طور پر ان سے استفادہ کریں گے تو اس آیت کریمہ کی برکت ابد تک آپ کے ساتھ رہے گی اور آپ کی حفاظت کرے گی۔ اور فیصلہ کرنے والے کا توکل ساری جماعت کا توکل بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو اس توکل کی جزاء دے گا اور غلطیوں سے ان کو محفوظ فرمائے گا۔ اور تمام فیصلوں میں برکت رکھے گا اور ان پر صحیح معنوں میں عمل درآمد کی توفیق بخشے گا۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 نومبر 1993ء)

آخری فیصلہ کا اختیار خلیفہ وقت کے پاس ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

مشورہ لینے کا حکم تو ہے تا کہ معاملہ پوری طرح نتھر کر سامنے آجائے لیکن ضروری نہیں ہے کہ مشورہ مانا بھی جائے تو آپ ﷺ کی سنت کی پیروی میں ہی ہمارا نظام شوریٰ بھی قائم ہے۔ خلفاء مشورہ لیتے ہیں تا کہ گہرائی میں جا کر معاملات کو دیکھا جا سکے لیکن ضروری نہیں ہے کہ شوریٰ کے تمام فیصلوں کو قبول بھی کیا جائے اس لیے ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ شوریٰ کی کارروائی کے آخر پر معاملات زیر غور کے بارے میں جب یہ رپورٹ پیش کی جاتی ہے تو اس پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ شوریٰ یہ سفارش کرتی ہے، یہ لکھنے کا حق نہیں ہے کہ شوریٰ یہ فیصلہ کرتی ہے۔ شوریٰ کو صرف سفارش کا حق ہے فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفہ وقت کو ہے۔ اس پر کسی کے ذہن میں یہ بھی سوال اٹھ سکتا ہے کہ پھر شوریٰ بلانے کا یا مشورہ لینے کا فائدہ کیا ہے، آج کل کے پڑھے لکھے ذہنوں میں یہ بھی آجاتا ہے تو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ مجلس مشاورت ایک مشورہ دینے والا ادارہ ہے۔ اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں ہے جہاں فیصلے کیے جاتے ہیں۔ آخری فیصلے کے لیے بہر حال معاملہ خلیفہ وقت کے پاس آتا ہے اور خلیفہ وقت کو ہی اختیار ہے کہ فیصلہ کرے، اور یہ اختیار اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ لیکن بہر حال عموماً مشورے مانے بھی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا سوائے خاص حالات کے جن کا علم خلیفہ وقت کو ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض حالات میں بعض وجوہات جن کی وجہ سے وہ مشورہ رد کیا گیا ہو ان کو خلیفہ وقت بتانا نہ چاہتا ہو ایسی بعض مجبوریاں ہوتی ہیں۔ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 196 تا 198)

مزید فرماتے ہیں:۔

جماعت میں مجلس شوریٰ کا ادارہ نظام جماعت اور نظام خلافت کے کاموں کی مدد کے لئے انتہائی اہم ادارہ ہے۔ اور حضرت عمرؓ کا یہ قول اس سلسلہ میں بڑا اہم ہے کہ لَا خِلَافَةَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَةِ بغیر مشورے کے خلافت نہیں۔ اور یہ قول قرآن کریم کی ہدایت اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے عین مطابق ہے۔ آپ ﷺ صحابہ سے ہر اہم کام میں مشورہ لیا کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ آیت سے واضح ہے مشورہ لینے کا حکم تو ہے لیکن یہ حکم نہیں کہ جو اکثریت رائے کا مشورہ ہو اسے قبول بھی کرنا ہے۔ اس لئے وضاحت فرما دی کہ مشورہ کے مطابق یا اسے رد کرتے ہوئے، اقلیت کا فیصلہ مانتے ہوئے یا اکثریت کا فیصلہ مانتے ہوئے جب ایک فیصلہ کر لو، کیونکہ بعض دفعہ حالات کا ہر ایک کو پتہ نہیں ہوتا اس لئے مشورہ ردّ بھی کرنا پڑتا ہے تو پھر یہ ڈرنے یا سوچنے کی ضرورت نہیں کہ ایسا نہ ہو جائے، ویسا نہ ہو جائے۔ پھر اللہ پر توکل کرو اور جس بات کا فیصلہ کر لیا، اس پر عمل کرو۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مارچ 2006ء)

.........☆.........

Das System der beratenden Versammlung (Schura) und das Kalifat

Allah der Erhabene sagt im Heiligen Qur'an:
"Und die auf den Ruf Ihres Herren gehorsam hören, das Gebet festigen, und ihre Geheiße werden durch gegenseitige Beratschlagungen entschieden, und sie spenden von dem, was Wir Ihnen gaben (Asch-Schura, Vers 39)
Von Hadhrat Ibn Abbas (rdh) ist überliefert, dass als der Vers Shawiruhum fil amr herabgesandt wurde, sagte der Heilige Prophet (saw) , dass obwohl Gott und dessen Gesandter (saw) hierüber zufrieden sind, hat jedoch Gott dies zur Barmherzigkeit für meine Gefolgschaft gemacht; wer also unter ihnen sich beratschlagen wird, wird niemals dem rechten Weg und der Rechtleitung entbehrt werden. Und wer auf die Ratschläge verzichtet, der wird vor der Schmach nicht gerettet werden können. (Sha'b-al-Iman , Lam Abi Bakr Ahmad Bin Al-Hussain Al-Bahqi S. 76-77, Überlieferungsnummer 7542)
Hadhrat Abu Bakr (rdh) äußerte einst, dass er außer dem Heiligen Propheten (saw) niemanden erlebte, welcher sich dermaßen von den Gefährten beratschlagen ließ (Sunan Al-Tirmidhi Abu Fudhail al-Dschihad , Bab Madscha fi al-maschwarat)

Der Ort der beratenden Versammlung

Hadhrat Musleh Maud (rdh) äußerte einst:
" Mein Glaube ist la khilafat illa bil maschwara", das Kalifat kann also ohne die beratende Versammlung nicht bestehen (Mansab-e-Khilafat , Anwar-ul-U'lum Band 2 , S. 25)
In der heutigen Zeit mögen unseren beratenden Versammlungen in der Welt keine Ehre zuteil kommen, aber es wird jene Zeit kommen, wenn den Mitgliedern der größten aller größten Parlamente der Welt nicht jene Ehre gebühren wird, die durch die Mitgliedschaft zu dieser beratenden Versammlung erzielt werden wird, denn dieser werden alle Parlamente der Welt subordiniert sein. Die Zugehörigkeit zu dieser beratenden Gesellschaft ist also eine sehr große Ehre , eine Ehre von solcher Größe, dass selbst der mächtigste König Stolz verspüren würde, würde ihm diese Zugehörigkeit zuteil werden, und es wird die Zeit kommen, wenn Könige hierüber Stolz empfinden werden (Bericht der beratschlagenden Versammlung 1928 Seite 15).

Die Etablierung der beratschlagenden Versammlung in der Ahmadiyya-Gemeinde

Die erste beratschlagende Versammlung der Ahmadiyya-Gemeinde fand vom 15. bis 16. April 1922 in der Halle der Ta'lim-ul-Islam-High-School, Qadian, statt und an dieser nahmen 52 aus dem Ausland angereiste und 30 von der Zentrale entsandte Mitglieder teil. An der nördlichen Seite der Halle befanden sich der Tisch und der Sessel des Hadhrat Musleh Maud (rdh) und davor saßen die Teilnehmer im Halbkreis. Um etwa 09:00 Uhr in der Früh leitete Seine Heiligkeit (rdh) die Eröffnungszeremonie ein, welche bis 12:00 Uhr anhielt , denn dies war die erste Versammlung ihrer Art. Deswegen warf Seine Heiligkeit (rdh) in aller Ausführlichkeit Licht auf dessen Notwendigkeit, Signifikanz und Herangehensweise und gab den Partizipanten diverse wichtige Anleitungen mit, welche für alle Zeit eine Fackel für den Weg sein mögen (Geschichte der Ahmadiyyat, Band 4, Seite 296).

Sich zu beraten ist das Recht des Kalifen

Hadhrat Musleh Maud (rdh) artikulierte einst:

Das Recht sich zu beraten ist vom wahren Glauben dem Propheten und in dessen Stellvertretung dem Kalifen übergeben worden, jedoch kann man nicht beweisen, dass anderen das Recht übertragen wurde, dem Propheten oder dem Kalifen Ratschläge zu präsentieren. Es lässt sich kein Exempel finden, welchem zufolge jemand von sich aus zum Heiligen Propheten (saw) ging, Ratschläge vorlag und dies als sein Recht verstand (Bericht der beratenden Versammlungen 1930 S. 7) .

Der vierte Kalif (rh) sagte einst:

Die Institution der beratenden Versammlung ist nach der Institution des Kalifat die zweitwichtigste. Es ist die Institution, die auch mit dem Prophetentum verbunden ist, und nach dem Prophetentum auch mit dem Kalifentum verbunden ist (Freitagsansprache 12.11.1993).

"Die Wichtigkeit der Institution der beratenden Versammlung, merkt euch, diese Institution ist nur in Verbindung mit dem Kalifentum von Wichtigkeit. Wenn ihr diese Institution vom Kalifentum trennt und es von diesem distanziert und dann versucht, vollstens hiervon zu profitieren, kann es euch statt Profit Schädlichkeit bringen. Diese Versammlung wird dann in der Gemeinde Disruption stiften und allerlei Gerüchte werden beginnen, in das System der Gemeinde ein zu treten. Ob diese beratende Versammlung in Pakistan stattfindet oder an einem Ort in der Welt, oder künftig stattfinden wird: für alle diese richte nur eine Bitte: versteht die Quintessenz dieser Versammlungen und merkt euch, dass wenn ihr die beratenden Versammlungen mit den Kalifentum verbunden lassen werdet, und von den beiden Bestandteilen der einen Entität profitieren werden, so werdet die Segnungen dieses edlen Verses in alle Eternität mit euch sein und euch protektieren. Weiters wird das Vertrauen des einzelnen Entscheidenden zum Vertrauen der gesamten Gemeinde werden und Gott wird die gesamte Gemeinde für dieses Vertrauen belohnen und sie vor Fehltritten beschützen. Und alle Entscheidungen werden gesegnet werden und ihnen wird wahrhaftig die Gunst des Vorankommens gewährt werden" (Freitagsansprache 12.11.1993).

Die letzte Entscheidung liegt beim Kalifen der Zeit

Hadhrat Khalifa al-Khamis (atba) prononcierte einst:

Der Befehl zum Beraten besteht, damit eine Angelegenheit vollstens erfasst werden kann, jedoch ist es nicht von Notwendigkeit, dass dem Ratschlag zugestimmt wird, denn auf der Sunna des Heiligen Propheten (saw) basierend besteht diese Institution der beratenden Versammlung. Die Kalifen nehmen Ratschläge an, damit die Angelegenheiten in aller Gründlichkeit betrachtet werden können, jedoch obliegt es der Versammlung nicht, alle Entscheidungen zu akzeptieren. Daher wird am Ende des Ablaufs dieser Versammlungen immer über das Ausstehende der Bericht dargelegt wird, wird darüber stets gesagt, dass die Versammlung dies belobigt. Es geziemt sich nicht zu schreiben, dass die Versammlung dies entscheidet. Die Versammlung darf lediglich ein Wort für etwas einlegen. die endgültige Entscheidung darf einzig allein nur der Kalif der Zeit treffen. Hieraus kann in den Köpfen einiger die Frage entspringen, was denn der Zweck des Versammelns und Beratschlagens ist, die gebildeten Köpfe dieser heutigen Zeit kommen sogar hierauf. Wie ich also auch vorher schon sagte, ist die beratende Versammlung eine Institution des Beratschlagens. Dessen Rolle ist nicht wie die eines Parlaments, in welchem Urteile gefällt werden. Für das letzte Urteil

wird die Angelegenheit auf jeden Fall dem Kalifen der Zeit vorgeführt, und nur der Kalif der Zeit besitzt das Recht, Urteile zu entscheiden, und dieses Recht ist gottgegeben. Für gewöhnlich werden Ratschläge angenommen wie ich vorher schon sagte, außer in besonderen Zeiten, worüber der Kalif der Zeit Bescheid weiß und es kann sein, dass in manchen Situationen der Kalif der Zeit die Gründe, aus denen ein Ratschlag abgelehnt wird, nicht nennen möchte, solche Ausweglosigkeiten gibt es manchmal (Khutbat-e-Masrur Band 2, Seite 196-198).

weiters heißt es:

Die Institution der beratenden Versammlungen ist für die Institution der Gemeinde und der Institution des Kalifat eine Institution von enormer Wichtigkeit. Und der Ausspruch des Hadhrat Omar (rdh) La Khilafat Illa bil mashwara ist in dieser Verknüpfung sehr wichtig, dass ohne dies kein Kalifat existiert. Und dieser Ausspruch passt genau auf das Exempel des Heiligen Propheten (saw). Der Heilige Prophet (saw) ließ sich in jeder wichtigen Angelegenheit von den Gefährten beratschlagen. Wie man aus dem Vers herauslesen kann, wird zum Beratschlagen befohlen, doch es befiehlt nicht, die Meinung der Majorität zwingend zu akzeptieren. Daher wurde erklärt, dass gemäß des Ratschlags dies ablehnend, die Meinung der Minorität oder der Majorität akzeptierend, eine Entscheidung trefft, denn über manchen weiß nicht jeder Bescheid, weswegen manchmal ein Ratschlag abgelehnt werden muss. Dann braucht man sich nicht zu fürchten oder zu denken, dass dieses oder jenes nicht passieren möge. Dann setzt euer Vertrauen in Gott und folget dem, was ihr entschieden habt (Freitagsansprache 24.03.2006).

……….☆……….

Weiters sagt Seine Heiligkeit (as):

"Freilich weiß ich, dass sich im Leid jene befinden, die bei Gelegenheiten der Doppelzüngigkeit hunderte von Rupien ausgeben pausierend nachdenken. Es ist beschämend, dass jemand dieser Jama'at betritt und nicht vom Geiz loslässt. Es ist die Praxis des erhabenen Gottes, dass jede gottergebene Gemeinde anfags auf Spenden angewiesen ist. Auch der Heilige Prophet (saw) wieß mehrere Male die Gefährten an, zu spenden, unter denen Hadhrat Abu Bakr (rdh) die am meisten weiteiferte. Man sollte also mit Mut und ohne jegliche Verzögerungen zur Unterstzützung schreiten. Schließlich werden eben jene, die uns helfen, die Hilfe Gottes erfahren"

(Madschmu'a Ischtaharat, Band 3, Seite 152)

حالیہ وبا- ہیومینٹی فرسٹ کی آسٹریا و دیگر ممالک میں خدمات

کروناوائرس سے جہاں دنیا بھر میں اندازاً 5لاکھ افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں وہیں قریباً 90لاکھ افراد اس وائرس سے متاثر بھی ہیں۔ اس وبا نے ایک طرف بہت سے ممالک میں نظام صحت کو مفلوج کر رکھا ہے تو دوسری طرف معاشی و سماجی طور پر بھی لاکھوں افراد کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ کثیر تعداد میں لوگ نہ صرف بے روزگار ہوئے ہیں بلکہ ان گنت چھوٹے بڑے کاروبار بھی تباہ ہو چکے ہیں۔ اس المیہ کے نتیجہ میں خصوصاً ترقی پذیر ممالک میں لاتعداد افراد فاقہ کشی پر مجبور ہو چکے ہیں۔ مخلوق خدا سے ہمدردی اور ان کی مصیبتوں کو دور کرنا جماعت احمدیہ کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے اور خدمت خلق جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ خامسہ کے بابرکت دَور میں جماعتِ احمدیہ خیرِ اُمت بنتے ہوئے دنیا بھر میں بسنے والے انسانوں کی بھلائی کے لئے کام کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ کے تحت دنیا بھر میں دکھی انسانیت کی خدمت کے جذبے سے سرشار ساڑھے تین ہزار سے زائد رضاکاران 72 ممالک میں خلقِ خدا کی معاشی و طبّی خدمات میں مصروف ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ اب تک اس وبا سے متاثرہ افراد میں 88لاکھ سے زائد کھانے تقسیم کرنے کی توفیق پا چکی ہے۔ نیز دو ہزار سے زائد تعداد میں خون کی بوتلیں عطیہ کی جا چکی ہیں۔ قریباً دو لاکھ ماسک، سینیٹائزر و دیگر حفاظتی سامان مستحق افراد کو مہیا کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ تاحال دنیا بھر میں 148 ہسپتالوں کو مدد فراہم کرنے کی توفیق پا چکی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مشکل کی اس گھڑی میں ہیومینٹی فرسٹ آسٹریا بھی اپنے ہم وطنوں کی خدمت کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کے یہ رضاکار اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھے آسٹرین عوام کے شانہ بشانہ کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ آسٹریا کے دو شہروں انسبرک (Innsbruck) اور لنز (Linz) میں اب تک دس مرتبہ بے گھر افراد کی پناہ گاہوں (Obdachlosenheim) کو ہیومینٹی فرسٹ آسٹریا کی جانب سے کھانا تیار کر کے فراہم کیا جا چکا ہے جس سے بفضل تعالیٰ 313 بے گھر افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ ہیومینٹی فرسٹ آسٹریا نے جن رفاہی اداروں کو بے گھر افراد کے لئے کھانا فراہم کیا ان میں ریڈ کراس (Rotes Kreuz)، کاریتاس (Caritas)، Tiroler Soziales Dienste اور Sozialverein B37 شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ویانا شہر کے ایک بڑے ہسپتال (Donauspital) میں کرونا وائرس کے مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والے 350 افراد پر مشتمل ٹیم کو ہیومینٹی فرسٹ آسٹریا کی طرف سے حوصلہ افضائی کے لئے تحفہ میں چاکلیٹس اور تعریفی اسناد دی گئیں۔ ان تمام اداروں نے ہیومینٹی فرسٹ آسٹریا کے رفاہی کاموں کو نہایت سراہتے ہوئے انہیں جاری رکھنے کی اپیل کی۔ ہیومینٹی فرسٹ آسٹریا کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل نے اپنے جریدہ کے گزشتہ شمارے میں ان کو شائع کیا اور سوشل میڈیا پر بھی ان کی اشاعت کی گئی۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہیومینٹی فرسٹ کے رضاکاران کی ان حقیر کاوشوں کو باثمر فرمائے، انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور دنیا کو اس مہلک مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین

Kinderwelt

بچوں کی دُنیا

RÄTSEL

					A	K	W	I	M					
			O	M	U	H	A	M	M	A	D			
		A	D	E	K	Q	F	A	S	T	E	N		
	J	R	A	M	A	D	H	A	N	C	X	R	S	
	B	E	S	S	E	N	F	N	Ä	C	H	T	E	
H	U	N	G	E	R	K	B	B	F	T	O	L	H	G
I	H	M	E	I	W	O	L	T	E	A	Z	M	R	P
V	U	I	F	T	A	R	I	A	P	R	C	K	I	V
G	O	F	Ü	W	Y	A	S	H	R	A	I	T	Q	K
Y	R	L	H	E	M	N	T	A	O	W	G	X	K	O
	E	W	L	W	O	A	A	J	P	I	I	B	Z	
	U	R	E	V	N	P	G	J	H	U	G	K	A	
		U	Q	W	A	T	E	U	E	Y	Q	J		
			I	O	T	B	T	D	T	T	H			
					R	D	V	V	A					

13. Essen	9. Monat	5. Ashra	1. Hunger
14. Iftari	10. Prophet	6. Tahajjud	2. Nächte
15. Koran	11. Ramadhan	7. Tarawi	3. Sehri
16. Muhammad	12. Tage	8. Gefühle	4. Fasten

WETTBEWERB

Zeichnet ein Bild mit dem Thema Islam. Dieses Bild wird in der nächsten Ausgabe mit euren Namen veröffentlicht.

مقابلہ

اسلام کے حوالہ سے کوئی بھی تصویر بنا کر ہمیں بھیجیں جو اگلے شمارہ میں آپ کے نام سے شائع کی جائیگی۔

Email
office@ahmadiyya.at

Quarterly
BASHARAT
Edition No. 2 Apr-Jun 2020

سہ ماہی نامہ
بشارت
شمارہ نمبر 2 اپریل-جون 2020

مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ کا قیام

جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ 15-16 اپریل 1922ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول (قادیان) کے ہال میں منعقد ہوئی اور اس میں 52 بیرونی اور 30 مرکزی نمائندوں نے شرکت کی۔ہال کی شمالی جانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی میز اور کرسی تھی اور سامنے نصف دائرہ کی شکل میں نمائندے کرسیوں پر بیٹھے تھے ساڑھے نو بجے صبح کے قریب حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی جو بارہ بجے تک جاری رہی یہ چونکہ اپنی نوعیت کی پہلی مجلس شوریٰ تھی۔اس لیے حضور نے تفصیل کے ساتھ اس کی ضرورت واہمیت اور اسکے طریق کار پر روشنی ڈالی اور نمائندگان کو متعدد اہم ہدایات دیں جو ہمیشہ کے لیے مشعل راہ ہیں۔

تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 296

AHMADIYYA MULSLIM JAMAAT ÖSTERREICH

LIEBE FÜR ALLE HASS FÜR KEINEN

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

Lindenweg 1, 2201 Gerasdorf bei Wien | Tel. +43 (0) 664 564 7146
www.ahmadiyya.at | office@ahmadiyya.at